گوارہ کی بہتر پیداوار کے لیے کھادوں کی سفارشات

محمد ناصر، ڈاکٹر شہزادہ منور مہدی، آفتاب احمد شیخ اور نذیر احمد

ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی پنجاب

ٹھوکر نیاز بیگ ملتان روڈ لاہور

فون نمبر :042-99260323 فیکس نمبر :042-99260322

ای میل ایڈریس director_sfri@yahoo.com ویب سائٹ www.sfripunjab.gov.pk

گوارہ کی بہتر پیداوار کے لیے کھادوں کی سفارشات

اہمیت:

گوارہ موسم گرما کی ایک اہم پھلی دار فصل ہے۔ اس کا اصل وطن برصغیر ہے۔ گوارہ کو وسیع پیمانے پر بطور چارہ کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کی سبز پھلیاں پکا کر کھائی جاتی ہیں۔ گوارہ جانوروں کو بطور مقوی غذا دیا جاتا ہے۔ گوارہ کو سبز کھاد استعمال کیا جاتا ہے۔ گوارہ سے حاصل کردہ گوند، بیکری کے مختلف پکوانوں، آئس کریم اور سلاد وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے۔ آجکل اس کا استعمال پٹرولیم انڈسٹری میں بڑھ گیا ہے۔ اس لیے یہ فصل زرمبادلہ کمانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ گوارہ کی فصل پاکستان کے تمام علاقوں خاص طور پر بارانی علاقوں کی اہم فصل ہے۔

گوارہ درج ذیل فوائد کا حامل ہے

(1) گوارہ کی فصل سے بہت ساری کارآمد چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

(۱) جانوروں کے لیے چارہ

(۲) زمین کے لیے کھاد

(۳) پھلیاں سبزی کے طور پر استعمال ہوتی ہیں۔

(۴) بیج بھی بہت اہم ہے۔

(2) گوارہ کے بیج اور پتے مندرجہ ذیل بیماریوں کے علاج کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

(۱) Night Blindness

(۲) Small Pox

(۳) Plogue

(۴) Enlarged Liver

(۵) Head Swelling

(۶) Swelling due to broken bones

(3) گوارہ کے بیج میں 36-42% (Gum) موجود ہوتی ہے جو کہ بہت ساری انڈسٹریز میں استعمال ہوتی ہے۔

Paper Industry, Cosmetics, Pharmaceutical, Oil Well Explosive, Baked Goods, Beverages, Drilling, Dressing, Sauces, Tobacco

کاشت کے علاقے:

پاکستان میں اس کی کاشت تھل اور بہاولپور کے ریتلے علاقے جہاں پانی بہت کم دستیاب ہے گوارہ کی بڑے پیمانے پر کاشت ہوتی ہے اس کے علاوہ ٹھٹھہ، تھرپارکر، نواب شاہ، خیرپور، اور لس بیلہ میں کاشت ہوتا ہے۔

بطور سبز کھاد استعمال:

سبز کھاد کے لیے گوارہ موزوں ترین فصل ہے تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ گوارہ سب سے زیادہ نائٹروجن فی ایکڑ اپنی جڑوں میں محفوظ کرتا ہے اس کے بعد جنتر اور ارہر کا نمبر آتا ہے۔ جو بالترتیب 39 کلو اور 10 کلو نائٹروجن فی ایکڑ اپنی جڑوں میں جمع کرتی ہیں۔

زمین:

گوارہ کی فصل زیادہ تر ریتلی اور میرا زمینوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ چکنی زمینوں میں بھی یہ کامیابی سے پرورش پاتا ہے بشرطیکہ زمین اچھے نکاس والی ہو۔ کلر والی زمینوں پر اس کی پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ عام طور پر ان زمینوں میں کاشت کیا جاتا ہے جہاں کپاس کی کاشت نہ ہو سکتی ہے۔

آب ہوا:

گوارہ بہت زیادہ یا بہت کم درجہ حرارت برداشت نہیں کر سکتا یہ رواں کی نسبت زیادہ گرمی اور خشکی برداشت کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب میں گوارہ کی کاشت زیادہ تر تھل کے علاقہ کی ریتلی زمینوں میں ہوتی ہے۔

زمین کی تیاری:

اس کے لیے زمین کی معمولی تیاری کافی ہوتی ہے۔ پہلے ایک یا دو ہل چلانا کافی ہوتا ہے۔ ہل کی گہرائی 6 تا 7 انچ ہونی چاہیے غیر ہموار زمین کے نشیبی حصوں میں پانی ٹھہر جانے سے گوارہ کے پودے مرجاتے ہیں

کھاد:

اسے بالعموم کسی قسم کی کھاد نہیں دی جاتی لیکن اگر بوائی سے پہلے ایک ٹرالی دیسی کھاد اور 2.5 بوری سنگل سپر فاسفیٹ فی ایکڑ ڈال دی جائے تو اس سے پیداوار خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔

اقسام:

گوارہ کی ایسی اقسام کاشت کریں جو اچھی پیداوار کی حامل ہوں اور جن پر بیماریوں کا حملہ کم ہو۔ جن کی گہائی آسانی سے ہو سکے جن میں گوند کی مقدار زیادہ ہو قسم 2/1 یہ ایک پرانی قسم ہے 1974 میں منظور کی گئی۔ قسم BR-90 ایک گچھہ دار قسم ہے جو 1990 میں منظور ہوئی۔ اوسط پیداوار 10 تا 15 من ہے بیج کا رنگ سنہرا ہے۔ قسم BR199 ایک سیدھی بڑھنے والی قسم ہے جو بیج کی پیداوار کے لیے موزوں ہے پھلیاں گچھوں کی صورت میں لگتی ہیں۔ فی ایکڑ پیداوار 20 من تک ہے یہ قسم 1999 میں منظور ہوئی۔ ان اقسام کا بیج گوارہ ریسرچ سٹیشن بہاولپور میں دستیاب ہے۔

بوائی کا وقت:

مئی میں بوئی ہوئی اگیتی چارے کی فصل بہت زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ مگر بیج کے لیے بوائی کا موزوں ترین وقت جولائی کا مہینہ ہے۔ سبز کھاد کے لیے گوارے کی فصل کو اپریل یا مئی میں بو کر وسط یا آخر جولائی تک زمین میں دبا دینا چاہیے۔

بوائی کا طریقہ:

سبز کھاد کے لیے زمین میں دو بار ہل چلا کر بیج کا چھٹہ دے دیا جاتا ہے چارے کے لیے عموماً 25 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کیا جاتا ہے۔ بیج والی فصل کے لیے عام طور پر 10 کلوگرام بیج کافی ہوتا ہے۔ بیج کی مقدار میں کمی بیشی کا انحصار عام طور پر زمین کی زرخیزی

آب وہوا۔ ذرائع آبپاشی اقسام اور مقصد کاشت پر ہوتا ہے۔

آبپاشی:

گوارے کی فصل خشک سالی کا اچھی طرح مقابلہ کرسکتی ہے اس لیے تھل اور بہاولپور میں زیادہ تر فصل بارانی کاشت کی جاتی ہے چونکہ گوارے کی فصل نہری علاقوں میں بھی کاشت کی جارہی ہے۔اس لیے مختلف تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ دو تا تین پانی فصل کی بہتر پیداوار کے لیے دینے چاہیں۔

کٹائی:

بوائی کے 2 ماہ بعد فصل چارہ کے لیے تیار ہو جاتی ہے۔ گوارے کا چارہ تنہا زیادہ مقدار میں جانوروں کو کھلانے سے اپھارہ کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لیے اس چارے کو غیر پھلی دار فصلوں مثلاً جوار، باجرہ میں ملا کر کھلانا چاہیے۔ بیج کے لیے بوئی ہوئی فصل تھل میں تقریباً 5 ماہ میں تیار ہوتی ہے اور نومبر میں کاٹی جاتی ہے فصل کو کاٹ کر چھوٹی پھولیوں میں باندھ کر کچھ دیر کھیت میں رکھ کر سوکھنے کے لیے چھوڑ دینا چاہیے اور اچھی طرح خشک ہونے پر بیج علیحدہ کریں۔

پیداوار:

گوارہ کی اوسط درجہ کی آبپاشی فصل سے 300 من اور بارانی فصل سے 150 من فی ایکڑ سبز چارہ حاصل ہو جاتا ہے اور بیج کی اوسط پیداوار فی ایکڑ آبپاشی فصل سے 12 من اور بارانی فصل سے 8 من تک حاصل ہو جاتی ہے۔ نہری زمین میں اچھی فصل سے 400 من چارہ اور 15 من تک بیج حاصل کیا جاسکتا ہے۔

کم پیداوار کی وجوہات:

(1) بارش کا کم ہونا

(2) کھادوں کا غیر متوازن استعمال

(3) بیج کا معیاری نہ ہونا

”مختلف کھادوں میں موجود اجزا کی تفصیل (فیصد)“

کھاد	فیصد		
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش
ڈی۔اے۔پی	18	46	0
مونوامونیم فاسفیٹ	11	48	0
ٹرپل سپر فاسفیٹ	0	46	0
امونیم سلفیٹ	21	0	0
امونیم نائٹریٹ	26	0	0
نائٹروفاس	23	23	0
یوریا	46	0	0
پوٹاشیم کلورائیڈ	0	0	60
پوٹاشیم سلفیٹ	0	0	50
سنگل سپر فاسفیٹ	0	14	0
سنگل سپر فاسفیٹ	0	18	0

”مختلف کھادوں میں موجود عناصر صغیرہ کی تفصیل (فیصد)“

21 فیصد زنک	مونوہائیڈریٹ
33 فیصد زنک	ہپٹاہائیڈریٹ
30 فیصد مینگانیز	مینگانیز سلفیٹ
24 فیصد کاپر	کاپر سلفیٹ
20 فیصد آئرن	فیرس سلفیٹ
11 فیصد بورون	بوریکس
17 فیصد بورون	بورک ایسڈ